(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ سے لئے گئے مواد کی چوتھی قسط)

اللہ میاں کہنا کیسا

صفحات 24

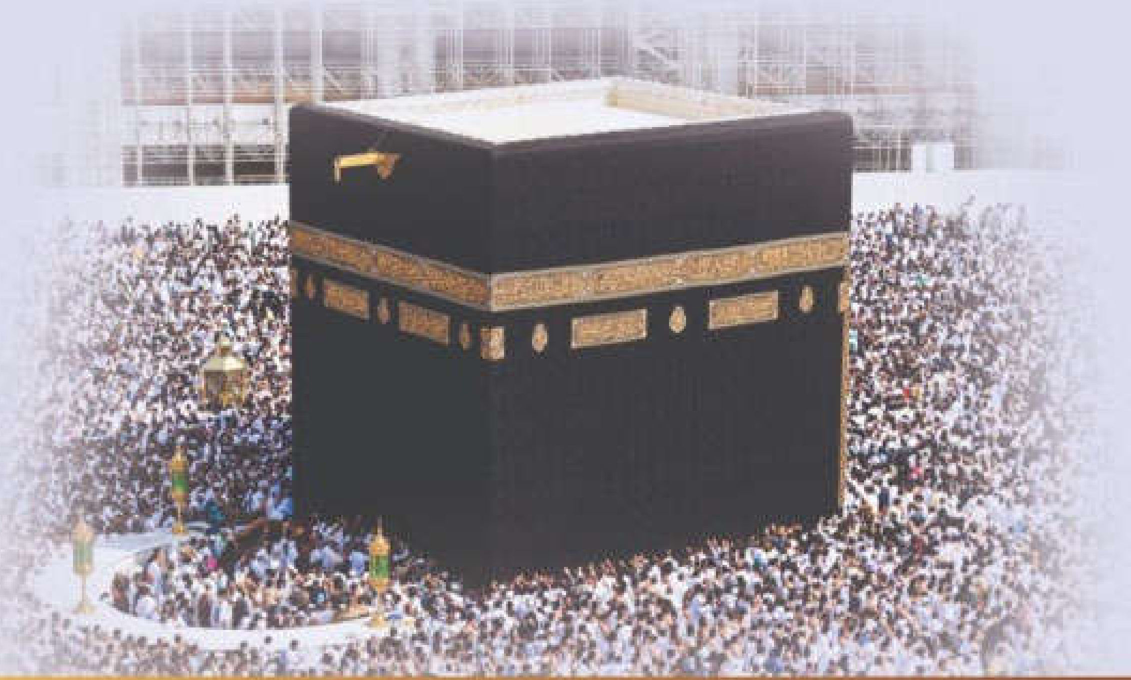

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'' کے صفحہ 100 تا 123 سے لیا گیا ہے۔

اللہ میاں کہنا کیسا

دُعائے عطّار

یا اللہ! جو کوئی رسالہ ''اللہ میاں کہنا کیسا؟'' کے 24 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو اپنا اور اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سچّا ادب نصیب فرما۔ اٰمین۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز کے بعد حمد وثنا اور دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ''دُعا مانگ، قبول کی جائے گی، سُوال کر، دیا جائے گا۔''

(سُنَنُ النَّسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''اللہ عَزَّوَجَلَّ مکان سے پاک ہے'' کے بارے میں سُوال جواب

''روزی دینے والا اوپر بیٹھا ہے'' کہنا کیسا؟

سُوال: ''روزی دینے والا یا انصاف کرنے والا اوپر بیٹھا ہے۔'' کہنا کیسا؟

جواب: یہ کلِمۂ کُفر ہے کیوں کہ اس میں **اللہُ الرَّحمٰن** عَزَّوَجَلَّ کے لئے سَمت و **مکان** ثابِت کئے گئے ہیں۔ صدرُ الشَّرِیْعہ، بَدرُ الطَّریقہ

www.dawateislami.net

حضرت علاّمہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے **مکان** ثابِت کرنا **کُفر** ہے کہ وہ **مکان** سے پاک ہے، یہ کہنا کہ ''اوپر خُدا ہے نیچے تم'' یہ **کَلِمۂ کُفر** ہے۔

(بہارِشریعت حصّہ ۹ ص ۱۸۰، فتاوٰی قاضی خان ج ٤ ص ٤٧٠)

بچّوں کو اللہ کہنا سکھائیے

سُوال: اپنے بچوں کو بعض لوگ یہی ذِہن دیتے ہیں کہ **اللہ** اوپر ہے۔لہٰذا ان بچّوں کو جب پیار سے پوچھا جائے کہ **اللہ** تعالیٰ کہاں ہے؟ تو فوراً آسمان کی طرف اُنگلی اُٹھا دیتے ہیں۔ایسا سکھانا کیسا؟

جواب: اس طرح وُہی سکھاتا ہوگا جس کا اپنا ذِہن بھی یہی ہوتا ہوگا کہ **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ ''**اللہ** تعالیٰ اوپر ہے یا اوپر اُس کا **مکان** ہے جس میں وہ رہتا ہے'' یہ دونوں باتیں **کفر** ہیں۔ **اللہ** تعالیٰ جِہت (یعنی سمت) سے بھی پاک ہے اور **مکان** سے بھی۔ بچّہ کو اشارہ مت سکھائیے بلکہ جُوں ہی بولنے کے لائق ہو سب سے پہلے اُس کی زبان سے لَفظ ''**اللہ**'' نِکلوانے کی کوشش فرمائیے۔ اِس کے بعد **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کہنا سکھائیے۔ نیز اُس کو یہ کہنا بھی سکھائیے: **اللہ ہماری جان سے بھی قریب ہے۔** پارہ 26 سورۂ قٓ آیت نمبر 16 میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

ارشاد فرماتا ہے:

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ ﴿۱۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: یہ کمالِ عِلْم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے ہیں، ''وَرِید'' وہ رَگ ہے جس میں خون جاری ہو کر بدن کے ہر ہر جُزو (یعنی حصّے) میں پہنچتا ہے، یہ رگ گردن میں ہے۔ معنیٰ یہ ہیں کہ انسان کے اَجزاء ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی چیز پردے میں نہیں۔ (خَزائِنُ العِرفان ص ۸۲۶)

''اللہ'' کا اشارہ گونگے بہرے کس طرح کریں؟

سُوال: آج کل گونگے بہروں کو تربیَت دینے والے ''اللہ'' کا اِشارہ آسمان کی طرف اُنگلی اُٹھوا کر سکھاتے ہیں یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: یہ طریقہ قطعاً (قَط۔عاً) غَلَط ہے۔ ان بے چاروں کے ذِہن میں یِہی نظریات بیٹھ جاتے ہوں گے کہ ''اللہ تعالیٰ اوپر ہے یا اوپر

www.dawateislami.net

اُس کا **مکان** ہے جس میں وہ رہتا ہے" یہ دونوں باتیں **کُفر** ہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جِہت (یعنی سَمت) سے بھی پاک ہے اور **مکان** سے بھی۔ آسمان کی طرف اشارہ کرنے کے بجائے ان کو ہاتھ کے ذَرِیعے لفظ "**اللّٰہ**" بنانا سکھانا چاہئے اور اِس کا طریقہ نہایت ہی آسان ہے۔ سیدھے ہاتھ کی اُنگلیاں معمولی سی کُشادہ کر کے انگوٹھے کا سِرا اوپر کی طرف تھوڑا سا بڑھا کر شہادت کی اُنگلی کے پہلو کے وَسط میں لگا لیجئے اب سیدھی ہتھیلی کی پُشت کی طرف دیکھئے تو لفظ اللّٰہ محسوس ہوگا۔ اِسی طرح کر کے اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی کی اگلی طرف دیکھیں گے تو **اللّٰہ** لکھا ہوا نظر آئے گا۔

فِلمیں کُفرِیّات سیکھنے کا ذَرِیعہ ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللّٰہ** تعالٰی کے لئے مکان اور جِہت (یعنی سَمت) ثابِت کرنے والے جُملے لوگوں میں کافی رائج ہوتے جا رہے ہیں مَثَلاً "اُوپر والا" کہنا تو بَہُت زیادہ عام ہے۔ جو کہ اکثر لوگوں نے زیادہ تر فلموں ڈِراموں سے سیکھا ہے۔ چُونکہ ہر مسلمان **کُفریات** کی پہچان نہیں کر پاتا، اِس وجہ سے نہ جانے کتنے مسلمان

www.dawateislami.net

روزانہ یہ غلطیاں کرتے ہوں گے۔ **جن لوگوں سے زندگی میں کبھی ایک بار بھی یہ جُملہ صادِر ہو گیا ہو انھیں چاہیے کہ اس سے توبہ کریں اور نئے سرے سے کلمہ پڑھیں اور اگر شادی شُدہ ہیں تو نئے سرے سے نِکاح بھی کریں۔** کاش! مسلمان **بُرے خاتمے** کا ڈر اپنے اندر پیدا کریں، فلموں ڈِراموں اور گانے باجوں سے کَنارہ کشی اختیار کریں اور **ضَروریاتِ دین** کا علم حاصِل کریں۔ آہ! موت ہر وقت سر پر کھڑی ہے! **موت** بیماریوں، دھماکوں، ہنگاموں، سیلابوں، طوفانی بارِشوں، زلزلوں، آتش زدگیوں، نیز تیز رفتار گاڑیوں کے حادِثوں کے ذَرِیعے اچّھے خاصے کڑیل جوانوں کو بھی فوری طور پر اُچک کر لے جاتی ہے اور ساری مُرمستیاں اور فنکاریاں خاک میں مل جاتی ہیں ؎

جل گئے پروانے شَمعیں پانی پانی ہو گئیں
میرا تیرا ذِکر ہو کر انجُمن میں رہ گیا

"اللہ آسمان سے دیکھ رہا ہے" کہنا کیسا؟

سُوال: بدنِگاہی کرنے والے کو ڈرانے کیلئے یہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں کہ، **اللّٰہ**

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ **آسمان سے دیکھ رہا ہے۔**

جواب: نہیں کہہ سکتے کہ یہ **کُفریہ جملہ** ہے۔ **فتاوٰی عالمگیری جلد 2 صفحہ 259** پر ہے: "**اللہ تعالیٰ آسمان سے یا عرش سے دیکھ رہا ہے**" ایسا کہنا **کفر** ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹) **ہاں بدنِگاہی بلکہ کسی بھی طرح کا گناہ کرنے والے کو یہ اِحساس دلایا جائے کہ "اللہ** عَزَّوَجَلَّ **دیکھ رہا ہے۔"** جیسا کہ پارہ 30 **سورۃُ العَلَق** کی 14 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى ﴿۱۴﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: کیا نہ جانا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) دیکھ رہا ہے۔

ہزار حج سے بہتر عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! حقیقی معنوں میں ہمارے ذِہن میں ہر وقت یہ بات جمی رہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ **ہمیں دیکھ رہا ہے** اگر واقعی اس تصوُّر کی معراج نصیب ہو جائے تو پھر گناہوں کا صُدور نہیں ہو سکتا۔ حضرتِ سیِّدُنا **امام ابُو القاسِم قُشَیری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت حصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے: "**ایک**

www.dawateislami.net

بار بیٹھنا ہزار حج سے بہتر ہے۔'' اِس ایک بار بیٹھنے سے مُراد یِہی ہے کہ تمام تر توجُّہ جمع کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاضِر تصوُّر کرنا (کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے) (اَلرِّسالۃُ القُشَیرِیّۃ ص ۳۲۱) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آنکھوں میں آگ کی سلائی پھرائی جائے گی

کاش! نِگاہوں کی حِفاظت کی عادت بن جائے، یقیناً بد نِگاہی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ علّامہ ابن جَوزی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نَقْل کرتے ہیں: ''جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حِفاظت نہ کی بَروزِ قِیامت اُس کی آنکھ میں آگ کی سَلائی پھرائی جائے گی۔'' (بَحرُ الدُّمُوع، ص ۱۷۱۔۱۷۲)

آنکھوں کے قُفلِ مدینہ[1] کا ایک مَدَنی نُسخہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقْل

---

(1) بدنگاہی کے ساتھ ساتھ فُضول نگاہی سے بھی بچنا اور حیا سے اکثر نظریں نیچی رکھنا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ''آنکھوں کا قُفلِ مدینہ'' کہلاتا ہے۔

www.dawateislami.net

کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا **جُنَید بغدادی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی سے کسی نے عرض کی: یاسیِّدی! میں آنکھیں نیچی رکھنے کی عادت بنانا چاہتا ہوں، کوئی ایسی بات ارشاد فرمایئے جس سے مدد حاصِل کروں۔ فرمایا: یہ ذِہن بنائے رکھو کہ **میری نظر کسی دوسرے کو دیکھے اِس سے پہلے ایک دیکھنے والا** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) **مجھے دیکھ رہا ہے۔** (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۱۲۹) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

نیچی نظر رکھنے کا لاجواب طریقہ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بن اَبی سِنان علیہ رَحْمَۃُ الحنّان نَمازِ عید کے لیے گئے۔ جب واپَس گھر تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اہلیہ کہنے لگی: آج آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتنی عورَتیں دیکھیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپَس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے)

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطَفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ (کتابُ الوَرَع مع موسُوعہ امام ابن ابی الدُّنیا، ج ۱ ص ۲۰۵) سبحٰنَ اللہ! اللّٰہ والے بِلا ضَرورت بِالخصوص بھیڑ کے موقع پر اِدھر اُدھر دیکھتے ہی نہیں کہ مَبادا (یعنی ایسا نہ ہو کہ) شرعاً جس کی اِجازت نہ ہو اس پر نظر پڑ جائے! (گزرے ہوئے نیک بندوں کی ایک علامت بیان کرتے ہوئے) حضرتِ سیِّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: نیک لوگ فُضول اِدھر اُدھر دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ (اَیضاً ص ۲۰۴) **اللہ رَبُّ العِزَّت عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

کوئی دیکھ تو نہیں رہا!

حضرتِ سیِّدُنا فَرقَد سَبخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مُنافِق جب دیکھتا ہے کہ اُسے کوئی (آدمی) نہیں دیکھ رہا تو وہ گُناہ کرڈالتا ہے۔ **افسوس!** کہ وہ اِس بات کا تو خیال رکھتا ہے کہ لوگ اُسے نہ دیکھیں مگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے اس بات کا لحاظ نہیں کرتا۔ (اَیضاً ص ۱۳۰) **اللہ رَبُّ العِزَّت عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت**

www.dawateislami.net

ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

چھپ کے لوگوں سے کیئے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مُجرم بے پروا دیکھ سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش شریف)

مَدَنی اِلتِجاء: سنّتوں بھرے بیان کا کیسٹ بنام: ''اللہ دیکھ رہا ہے'' مکتبۃُ الْمدینہ سے ہدِیَّۃً حاصل کر کے خود بھی سُنئے اور گھر والوں کو بھی سنایئے اِن شاءَ اللہ عزَّوَجلَّ انتہائی مفید پائیں گے۔

''اوپر اللہ کا سہارا'' کہنے کا حُکمِ شَرعی

سُوال: کسی سے یوں کہنا کیسا ہے کہ'' اُوپر اللہ کا سہارا، زمین پر آپ کا سہارا۔''

جواب: کُفر ہے کہ اس میں **اللہ** تبارَکَ وَتعالٰی کے لئے **مکان وسَمت** کو ثابت کیا جارہا ہے۔

اللہ عزَّوَجلَّ کو ''اوپر والا'' کہنا کیسا؟

سُوال: اللہ عزَّوَجلَّ کی ذات کے لیے **اُوپر والا**، بولنا کیسا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: **اللہ تبارَکَ وَتعَالٰی** کی ذات کے لئے لفظ ''اُوپر والا'' بولنا **کُفر** ہے کہ اِس لفظ سے اسکے لئے **جِہت** (یعنی سَمت) کا ثُبُوت ہوتا ہے اور اسکی ذات **جِہت** (سَمت) سے پاک ہے جیسا کہ حضرت علّامہ **سعدُ الدِّین تَفتازَانِی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''**اللہ** تَبارَکَ وَتعَالٰی **مکان** میں ہونے سے پاک ہے اور جب وہ **مکان** میں ہونے سے پاک ہے تو **جِہت** (یعنی سَمت) سے بھی پاک ہے، (اِسی طرح) **اُوپر** اور **نیچے** ہونے سے بھی پاک ہے۔'' (شرحُ العقائد ص ۶۰) اور حضرتِ علّامہ **ابنِ نُجیم مِصری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: ''جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو **اُوپر یا نیچے** قرار دے تو اُس پر حکمِ **کُفر** لگایا جائے گا۔'' (اَلبَحرُ الرَّائِق ج ۵ ص ۲۰۳) **لیکن اگر کوئی شخص** یہ **جملہ بُلندی و برتری** کے معنیٰ میں استعمال کرے تو قائل پر حُکمِ کفر نہ لگائیں گے مگر اِس قول کو بُرا ہی کہیں گے اور قائل کو اِس سے روکیں گے۔ **(فتاویٰ فیض الرسول ج ۱ ص ۲)**

''اللہ مسجد، مندر ہر جگہ ہے'' کہنا

سُوال: کسی نے کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر جگہ ہے، کعبہ میں بھی ہے، مسجِد میں بھی

www.dawateislami.net

ہے، مندَر میں بھی ہے اور گرجا میں بھی ہے'' کہنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: کہنے والے پر **لُزُومِ کُفر** کا حُکم ہے کیوں کہ اِس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے **مکان** ثابِت کیا گیا ہے۔ اس طرح کے کلماتِ حمدیہ کلام میں بعض **نعت خواں** پڑھتے ہیں، ان کو **توبہ و تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح** کرنا چاہئے۔

''اللہ مکان سے پاک ہے'' اس کی وضاحت

سُوال: آج کل عموماً عوام یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اوپر رہتا ہے، اُس کا آسمان پر مکان ہے۔ بے شمار لوگ یوں بھی بولتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر جگہ ہے۔ حالانکہ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ جگہ و مکان سے پاک ہے۔ مہربانی کر کے اس کی وَضاحت کر دیجئے۔

جواب: بے شک **اللہ الرَّحمٰن** عَزَّوَجَلَّ جگہ و مکان سے پاک ہے۔ دراصل فلمیں ڈِرامے دیکھ دیکھ کر اور بیہُودہ غزلیں اور فِلمی گانے سُن سُن کر بہُت سے لوگوں کے ذِہنوں کے اندر سُوال میں مذکورہ

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

کُفری عقیدہ جم گیا ہے۔ اور ان لوگوں سے سُن سُن کر اولاد دَر اولاد ذِہنوں میں معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ عقیدہ مُنتَقِل ہوتا جارہا ہے۔ علمِ دین وعلمائے دین سے دُوری کے باعث **اللّٰہ الرَّحمٰن** عَزَّوَجَلَّ کا جگہ اور **مکان** سے پاک ہونا بعض اَذہان قبول نہیں کر پاتے۔ خدائے حنّان ومنّان جلّ جلالُہٗ کے جگہ و**مکان** سے پاک ہونے پر یوں تو بے شمار دلائل ہیں مگر میں صرف ایک دلیل عرض کرنے کی کوشِش کرتا ہوں، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قبولِ حق کا جذبہ رکھنے والا ذِہن فوراً قبول کرلے گا! یہ بات ذِہن نشین فرمالیجئے کہ **اللّٰہ کریم** عَزَّوَجَلَّ **قدیم** ہے یعنی ہمیشہ ہمیشہ سے ہے۔ وہ تب سے ہے کہ جب اب تب کب، یہاں وہاں اوپر نیچے، دائیں بائیں وغیرہ کچھ بھی نہ تھا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کی صفات کے علاوہ ہر چیز **حادِث** ہے۔ حادِث، قدیم کی ضد ہے۔ حادِث یعنی وہ کہ جو عدم سے وُجود میں آئے۔ اِس کو اور آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ جو پہلے سے نہ تھا مگر بعد میں موجود ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر مسلمان **اللّٰہ کریم** عَزَّوَجَلَّ اور اس کی صفات کو **قدیم** ہی مانتا ہے اور اِس

www.dawateislami.net

کے علاوہ ہر چیز بعد میں بنائی گئی اِس کو بھی تسلیم کرتا ہے تو بس اتنی سی بات سمجھنے کی ضَرورت ہے کہ بعد میں بنائی جانے والی چیزوں میں یقیناً زمین وآسمان، عرش وکرسی، اوپر نیچے دائیں بائیں وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اوپر ہے یا آسمان پر ہے یا عرش پر ہے یا ہر جگہ ہے تو پھر آسمان، عرش بلکہ ہر جگہ کو قدیم ماننا لازم آئے گا یا پھر یہ ذہن بنانا پڑے گا کہ پہلے اللہ عزَّوَجلَّ جگہ ومکان سے پاک تھا بعد میں جُوں جُوں وہ عَزَّوَجَلَّ چیزیں بناتا گیا اُن میں ''رہتا'' چلا گیا۔ جب ''اوپر'' وُجود میں آیا تو اوپر آ گیا، جب ''نیچے'' کی تخلیق ہوئی تو نیچے اُتر آیا، ''عرش'' بنایا تو عرش پر پہنچ گیا اور جب ''جگہیں'' پیدا کیں تو ہر جگہ تشریف لا کر رہنے لگا۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه۔

اللہ کرے دل میں اُتر جائے مری بات (اٰمین)

اُمّید ہے کہ مسئلہ سمجھ میں آ گیا ہوگا۔ بہر حال شرعی حکم یہی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ''اوپر'' یا ''آسمان پر رہتا ہے'' یا ''ہر جگہ ہے'' کہنا کفرِ لزومی ہے۔ یہ عقیدہ رکھنے والا مسلمان اگرچہ عُلَمائے مُتَکلِمین رَحِمَهُمُ

www.dawateislami.net

اللّٰہُ الْمُبِین کے نزدیک اسلام سے خارِج نہیں ہوتا تاہم فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے نزدیک اس پر حُکمِ کُفر ہے۔ لہٰذا اس پر لازِم ہے کہ توبہ، تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کرے۔

مکان کے مُتَعَلِّق کُفریّات کی 7 مثالیں

(1) **اللہ** تعالیٰ کے لئے جِہت (یعنی سَمت) ماننا **کفر** ہے یعنی یہ کہنا **اللہ** تعالیٰ اوپر ہے وغیرہا۔ (اَلْبَحْرُ الرَّائِق ج۵ ص۲۰۳) **صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **اللہ** تعالیٰ جِہت (یعنی سَمت) و **مکان** و زَمان و حَرَکت و سُکون و شکل و صورت و جمیع حَوادِث سے پاک ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱ ص ۸)

(2) خدا کے لئے **مکان** ثابِت کرنا (یعنی ماننا یا کہنا) **کفر** ہے۔

(اَلْبَحْرُ الرَّائِق ج۵ ص۲۰۳)

(3) **اللہ** تعالیٰ کے لئے **جِسم** اور **مکان** ثابِت کرنا **کفر** ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے مبارَک رسالے "قَوَارِعُ الْقَہَّار"

www.dawateislami.net

(فتاوٰی رضویہ جلد 29 صفحہ 119 تا 285) میں دیکھی جاسکتی ہے۔

4 یہ کہنا کہ ''اوپر خدا ہے نیچے تم ہو۔'' یہ **کَلِمۂ کُفْر** ہے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۹ ص ۱۸۰، فتاوٰی قاضی خان ج ٤ ص ٤٧٠)

5 جو کہے: ''اللہ تعالٰی آسمان میں ہے'' اگر تو اس نے وہ مراد لیا جو ظاہراً اخبار (یعنی احادیثِ مبارکہ) میں ہے اس کی حِکایت (یعنی اُسی کا بیان) ہے تو پھر **کفر** نہیں۔ اگر **مکان** کی نیَّت ہے تو **کفر** ہے اور اگر کچھ بھی نیَّت نہیں تب بھی اکثر **فُقَہائے کرام** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کے نزدیک **کُفر** ہے۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۳، فتاوٰی رضویہ ج ١٤ ص ٢٨٤) **افسوس!** اس طرح کے جملے لوگوں میں بکثرت بکے جاتے ہیں۔ آپ غور فرمالیجئے اگر خدانخواستہ زندگی میں کبھی اِس طرح بول دیا ہے توبہ، **تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح** کر لیجئے۔

6 یہ کہنا کہ ''کوئی مکان کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ذاتِ خدا موجود نہ ہو'' **کلِمۂ کفر** ہے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ١٤ ص ٦٢٠، مجمع الانھر ج ۲ ص ۵۰۵)

7 جو کہے: ''اللہ تعالٰی آسمان سے یا عرش سے دیکھ رہا ہے'' یہ قول کفر ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۷)

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توہین کے بارے میں سُوال جواب

''اللہ ظالموں کا ساتھ دیتا ہے'' کہنا

سُوال: کوئی اپنے دشمن سے تنگ آکر اگر اِس طرح بک دے کہ ''فُلاں شخص نے ہماری ناک میں دم کر رکھا ہے اور دُکھ کی بات تو یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی ایسوں ہی کے ساتھ ہوتا ہے۔'' اس کے بارے میں کیا حُکم ہے؟

جواب: ایسا کہنا کُفر ہے کہ اس جُملہ میں ربِّ اعلیٰ عَزَّوَجَلَّ کو ظالموں کا ساتھ دینے والا قرار دے کر اُس کی توہین کی گئی ہے۔

خدا عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی کو ہلکا جاننا کیسا؟

سُوال: یہ کہنا کیسا ہے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناراض ہونے کی پرواہ نہیں، مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف نہیں۔

جواب: اِس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی کو ہَلکا جاننا پایا جا رہا ہے۔ اور اُس عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بے خوف ہونے کا پہلو بھی موجود ہے لہٰذا مذکورہ جُملہ کفریہ ہے۔ صَدرُ الشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرت

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

علاّمہ مَوْلانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہِ القوی فرماتے ہیں: ''کسی سے کہا کہ گناہ نہ کرو ورنہ **خدا** تجھے **جہنّم** میں ڈالے گا۔'' اُس نے کہا: میں **جہنّم** سے نہیں ڈرتا یا کہا: **خدا** کے عذاب کی کچھ پروا نہیں۔ یا ایک نے دوسرے سے کہا: ''تُو **خدا** سے نہیں ڈرتا؟'' اُس نے غصّہ میں کہا: ''نہیں۔'' یا کہا: **خدا** کیا کرسکتا ہے؟ اِس کے سِوا کیا کرسکتا ہے کہ **دوزَخ** میں ڈالدے یا کہا: **خدا** سے ڈر۔ اُس نے کہا: **خدا** کہاں ہے؟ یہ سب **کلِماتِ کُفر** ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۸۰)

امامِ اعظم کا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ دنیا ہی کو اپنا سب کچھ بنا بیٹھتے، موت کو بُھلا بیٹھتے اور نیک لوگوں سے رِشتہ تُڑا بیٹھتے ہیں وہ عام طور پر بے لگام ہوتے ہیں، ان کی زَبان گویا ان کے دل کے آگے ہوتی ہے، دل کی طرف رُجوع کرنے کی نَوبت ہی نہیں آتی بس جو کچھ زَبان کی نوک پر آیا پھسل کر باہر آجاتا ہے اور وہ ہر دم بک بک کرتے رہتے ہیں اور پھر اس طرح **مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ** زَبان سے **کُفرِیّات** سرزد ہونے کا اِمکان بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ہمیں

www.dawateislami.net

اپنے اندر **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ پیدا کرنا چاہیے۔ کروڑوں حنفیوں کے پیشوا اور میرے آقا و مولا حضرتِ امامِ اعظم، **فَقِیہِ اَفخَم، امام ابو حنیفہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا **خوفِ خدا** مُلاحظہ ہو۔ چُنانچِہ منقول ہے، ایک بار سیِّدُنا **امامِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ کسی سے گفتگو فرما رہے تھے کہ کسی بات پر اچانک اُس شخص نے **امامِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا: **اِتَّقِ اللّٰہ!** یعنی خدا کا خوف کرو! ان الفاظ کا اُس کے مُنہ سے نکلنا تھا کہ **سیِّدُنا امامِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا چِہرہ زَرد پڑ گیا، سر جُھکا لیا اور فرمانے لگے: بھائی! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر دے، عِلم پر جس وَقت کسی کو ناز ہونے لگے اُس وقت وہ اِس بات کا ضَرورت مند ہوتا ہے کہ کوئی اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد دلادے۔

(عقود الجمان ص ۲۲۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ بھول سے پاک ہے

سُوال: ''میری قِسمت میں شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ لکھنا ہی **بھول** گیا ہے'' یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: ایسا کہنا کفر ہے۔ کیوں کہ اِس قَول میں **اللّٰہُ ربُّ الْعٰلَمِین** عَزَّوَجَلَّ کی شدید ترین **توہین** کرتے ہوئے اسے ''**بھول** جانے

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

والا'' قرار دیا گیا ہے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ **بھول جانے سے پاک** ہے۔ اور ہر وہ بات جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف **بُھول** جانا ثابت کیا جائے **خالص کُفر** ہے۔ چُنانچہ پارہ 16 سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 52 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: میرا رب (عَزَّوَجَلَّ) نہ بہکے نہ بُھولے۔ (پ ۱۶ طٰہٰ ۵۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بھول منسوب کرنا

سُوال: ''نہ جانے میرا ابلا وا کب آئے گا؟ شاید بنانے والا **بُھول گیا ہے**۔'' یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: ایسا کہنا **کُفر** ہے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھولنے سے پاک ہے۔ **بہارِ شریعت** میں ہے: ''کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بُہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اُس کے لیے کہنا کہ اِسے اللہ میاں **بھول گئے ہیں**'' یہ **کفر** ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۹ ص ۱۷۹، عالمگیری ج۲ص۲۵۹)

اللہ میاں کہنا کیسا؟

سُوال: اللہ میاں کہنا کیسا؟

www.dawateislami.net

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ ''میاں'' کا لفظ بولنا ممنوع ہے۔ **اللہ** پاک، **اللہ** تعالیٰ، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور **اللہ** تبارَکَ وَتعالیٰ وغیرہ بولنا چاہئے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''(اللہ تعالیٰ کے لئے) **میاں کا اِطلاق** نہ کیا جائے (یعنی نہ بولا جائے) کہ وہ تین معنیٰ رکھتا ہے، ان میں دو[2] ربُّ العزَّت کے لئے مُحال (یعنی ناممکن) ہیں، **میاں** (یعنی) آقا اور شوہر اور مرد وعورت میں زِنا کا دلال، لٰہذا اِطلاق مَمنوع۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص ۶۱۴)

''ایمان'' کا لباس کس کو ملیگا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کوئی آفت آپڑے خواہ طویل عرصے تک بے رُوزگاری یا بیماری دُور نہ ہو یا مسائل حل نہ ہوں، ہر موقع پر صِرف **صَبْر صَبْر** اور **صَبْر** سے کام لینا اور آخرت کا ثواب واَجر حاصِل کرنا چاہئے۔ حضرتِ **سیِّدُنا داؤد** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: **اے میرے رب!** جو آدمی تیری رِضا کے حُصُول کے لیے مُصیبتوں پر **صَبْر** کرتا ہے اُس پریشان اور غمگین آدمی کا بدلہ کیا

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اُس کا بدلہ یہ ہے کہ میں اُسے ایمان کا لباس پہناؤں گا اور اُس سے کبھی بھی نہیں اُتاروں گا۔

(إحياءُ العلوم ج ٤ ص ٩٠) **اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

”کیسے یقین کروں کہ اللّٰہ سُنتا ہے۔“ کہنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی پریشان حال یوں کہہ بیٹھے: ”کیسے یقین کروں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُنتا ہے۔“ تو کیا حُکم ہے؟

جواب: ایسا کہنا کفر ہے کیوں کہ مذکورہ جُملہ میں **اللّٰہ** تبارَکَ وَتعالٰی کے سمیع ہونے (یعنی سننے والا ہونے کی صِفَت) پر شک کیا جارہا ہے جو کہ خالص کُفر ہے۔ بالفرض یہ جُملہ دُعا کے موقع پر بولا گیا اور کہنے والا اگر اپنے اِس قول سے یہ مُراد لیتا ہے کہ ”کیسے یقین کروں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُعا قبول کرتا ہے“ تو یہ معنٰی بھی کُفریّہ ہیں کہ اس میں مُطلقاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُعا نہ قَبول کرنے کا اِظہار کیا جارہا ہے، حالانکہ اللہ تَبارَکَ وَتعالٰی پارہ 24 سورۃُ الْمُؤمِن

www.dawateislami.net

کی آیت نمبر 60 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب (عَزَّوَجَلَّ) نے فرمایا: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔

ہے تیرا فرماں اُدعُونی، ہے یہ دُعا ہو قبر نہ سُونی

جلوۂ یار سے اِس کو بسانا، یا اللہ مری جھولی بھردے

''اللہ صابروں کے ساتھ ہے'' کا اِنکار

سُوال: کسی پریشان حال نے بپھر کر کہا: کہتے ہیں، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' میں کہتا ہوں، یہ سب بکواس ہے۔ اِس طرح کہنا کیسا ہے؟

جواب: کُھلا کُفر ہے کہ اِس قول میں ربُّ الْعٰلمین کی سخت **توہین**، اور اِس آیتِ قرانی کا اِنکار اور اسکی بھی **توہین** پائی جارہی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) صابروں کے ساتھ ہے۔ (پ ۲ البقرۃ ۱۵۳)

کربلا والوں سے بڑھ کر مُصیبت زدہ کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پریشان حال کو چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

www.dawateislami.net

رِضا پر راضی رہے اور اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے دل ہی دل میں کہے کہ شہیدان و اَسیرانِ کربلا عَلَیہِمُ الرِّضوان پر جو مُصیبتیں آئی تھیں وہ یقیناً مجھ پر آنے والی مصیبتوں سے کروڑوں گنا زیادہ تھیں مگر اُنھوں نے ہنسی خوشی برداشت کیں اور صَبْر کر کے جنّت کے حقدار بنے۔ میں کہیں بے صبری کر کے آخِرت کی سعادت سے محروم نہ ہو جاؤں۔ یقیناً یقیناً یقیناً دُنیوی پریشانیوں، تنگدستیوں، بیماریوں وغیرہ میں صَبْر کرنے والوں کیلئے آخِرت کی خوب خوب راحت سامانیاں ہیں۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مرد وعورت مُصافحہ نہیں کرسکتے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی کیل ٹھونک دی جاتی اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چُھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

(مُعجم کبیر، ۲۰/۲۱۱، حدیث: ۴۸۶)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net